بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(1)۔ کیا مسجد میں بیان سننے کے لیے ایل سی ڈی (LCD) سکرین لگانا جائز ہے کہ نہیں؟ مقرر اگر گراونڈ فلور پر تقریر کرے اور پہلی یا دوسری منزل پر بیٹھے لوگ اس مقرر کو ایل سی ڈی کے ذریعے دیکھے اور سنے، کیا یہ جائز ہے؟

(2)۔ مسجد میں تعلیم حجاج کے لیے پروجیکٹر (Projector) اور ایل سی ڈی (LCD) لگا کر حج سکھانا کیا جائز ہے؟

(3)۔ نوجوان لڑکوں اور بچوں کے لیے کیا مسجد کے آرام خانہ میں ویڈیو گیمز کھیلنے کے لیے ایل سی ڈی (LCD) سکرین اور ویڈیو گیمز کے آلات وغیرہ لگوانا کیا جائز ہے؟ نیز نوجوان لڑکوں اور بچوں کے لیے کیا مسجد کے آرام خانہ میں جسمانی کھیل (بیڈ منٹن وغیرہ) کھیلنے کے لیے جگہ مختص کرنا جائز ہے؟

غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمان کمیونٹی کے تناظر میں ہے۔ ایک برطانوی مسجد والوں نے اس طرح کیا اور غرض یہ بتلائی کہ ہمارا مقصد نوجوانوں کو مسجد میں لانے کی ترغیب دینا ہے کہ وہ یہاں محبت اور سکون محسوس کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

﴿1﴾۔۔ واضح رہے کہ مساجد میں اسکرین لگا کر ویڈیو دکھانے میں متعدد مفاسد پائے جاتے ہیں۔

(۱)۔ اسکرین وغیرہ پر خطیب کا خطاب سننے سے عام لوگ ناجائز قسم کی ویڈیو دیکھنے کو جائز سمجھیں گے۔

(۲)۔ اسکرین پر خطاب دیکھنے سے عام لوگ حقیقی تصویر کھینچنا جائز سمجھیں گے اور ان کے دلوں سے تصویر کی حرمت نکل جائے گی، جو کہ ناجائز ہے۔

(۳)۔ مسجد کے تقدس اور احترام کے بھی خلاف ہے۔ لہٰذا مسجد میں اسکرین وغیرہ لگانے سے احتیاطاً اجتناب لازم ہے۔

﴿2﴾۔۔ مسئولہ صورت میں اگر کسی جائز مصلحت کی خاطر اسکرین لگائی جائے، جس میں ضروری اشیاء دکھانا مقصود ہو مثلاً حج کے تربیتی پروگرام کے وقت مناسک حج سمجھانے کے لیے بغیر کسی جاندار کی تصویر کے صرف نقشہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ دیگر مفاسد اور منکرات اس میں نہ پائی جائیں۔

﴿3﴾۔۔ جیسا کہ جزء نمبر 1 سے معلوم ہوا کہ مسجد کی حدود میں مفاسد و منکرات پر مشتمل اشیاء کو نصب کرنا جس سے عوام الناس غلط فائدہ اٹھاتے ہوں ہر گز جائز نہیں، البتہ اگر مذکورہ آرام خانہ مسجد کی شرعی حدود سے باہر ہو تو ایسے ویڈیو گیمز وغیرہ جن میں جاندار کی تصاویر نہ ہوں، بلکہ بے جان اشیاء کی تصاویر سے کھیل کھیلا جائے مثلاً ہیلی کاپٹر، جہاز

دار الافتاء

وغیرہ چلانے کا کھیل ہو اور اس میں موسیقی نہ ہو تو اس صورت میں وقتی طور پر طبیعت کی نشاط کے لیے کھیل کھیلنا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں جوا (قمار) نہ ہو، نماز اور دیگر عبادات ضائع نہ ہو، اسراف اور انہماک نہ ہو، بصورت دیگر جائز نہیں، اس سے اجتناب لازم ہوگا۔

﴿4﴾۔۔واضح رہے کہ ورزش کرنا فی نفسہ مباح ہے، کیونکہ ورزش کرنے سے انسان کے اندر قوت وطاقت آتی ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ احکامات کو اچھی طرح ادا کر سکتا ہے، بشرطیکہ نماز ودیگر عبادات ضائع نہ ہوتے ہوئے نیز مکمل ستر (پردہ) کا اہتمام بھی ہو۔

مسئولہ صورت میں اگر مسجد کا آرام خانہ مسجد کی شرعی حدود سے خارج ہو تو اس میں کھیل کھیلنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ اگر مسجد کی حدود کے اندر ہو تو یہ مسجد کے تقدس واحترام کے خلاف ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔

"للمسئلة الاولیٰ والثانية"

کما فی رد المحتار (649/1) مط: سعید.

(قوله وخبر جبريل إلخ) هو قوله للنبي - صلى الله عليه وسلم «إنا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة» رواه مسلم، وهذا إشارة إلى الجواب عما يقال: إن كانت علة الكراهة فيما مر كون المحل الذي تقع فيه الصلاة لا تدخله الملائكة لأن شر البقاع بقعة لا تدخلها الملائكة ينبغي أن تكره ولو كانت الصورة مهانة لأن قوله ولا صورة نكرة في سياق النفي فتعم.

وفی بدائع الصنائع (505/6) مط: رشیدیه.

وتكره التصاوير في البيوت لما روي عن رسول الله - صلى الله عليه وسلم عن سيدنا جبريل عليه الصلاة والسلام أنه قال «لا ندخل بيتا فيه كلب أو صورة» ولأن إمساكها تشبه بعبدة الأوثان إلا إذا كانت على البسط أو الوسائد الصغار التي تلقى على الأرض ليجلس عليها فلا تكره لأن دوسها بالأرجل إهانة لها فإمساكها في موضع الإهانة لا يكون تشبها بعبدة الأصنام.

وفی تكملة فتح الملهم (164/4) مط: دار العلوم کراچی.

أما التلفزيون والفديو، فلا شک فی حرمة إستعمالهما بالنظر إلى ما يشتملان عليه من منكرات الكثيرة من خلاعة والمجون، والكشف عن النساء المتبرجات أو العاريات وما إلى ذلک من أسباب الفسوق...الخ.

وفی الهندیه (321/5) مط: ماجدیه.

ويكره كل عمل من عمل الدنيا فی المساجد.

"للمسئلة الثالثة والرابعة"

لما فی مشكاة المصابيح (1458/3): مط: بیروت.

وعن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «المؤمن القوي خير وأحب إلى الله من المؤمن الضعيف وفي كل خير أحرص على ما ينفعك واستعن بالله ولا تعجز وإن أصابك شيء...الخ.

دار الافتاء

وفی مرقاۃ للفاتیح (3318/8) مط: بیروت.

(المؤمن القوي) أي: القادر على تكثير الطاعة، (وفي كل خير) أي: أصل الخير موجود في كل منهما. قيل: المراد بالمؤمن القوي الصابر على مخالطة الناس وتحمل أذيتهم وتعليمهم الخير وإرشادهم إلى الهدى، ويؤيده ما رواه أحمد وغيره عن ابن عمر مرفوعا: "المؤمن الذي يخالط الناس ويصبر على أذاهم أفضل من المؤمن الذي لا يخالط الناس ولا يصبر على أذاهم" وقال النووي - رحمه الله -: القوة هنا يراد بها عزيمة النفس في أمور الآخرة، فيكون صاحب هذا أكثر إقداما على الغزو والجهاد، وأسرع خروجا وذهابا في طلبه وأشد عزيمة في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر.

وفی الہدایة (380/4) مط: بیروت.

قال: "ويكره اللعب بالشطرنج والنرد والأربعة عشر وكل لهو"؛ لأنه إن قامر بها فالميسر حرام بالنص وهو اسم لكل قمار، وإن لم يقامر فهو عبث ولهو. وقال عليه الصلاة والسلام: "لهو المؤمن باطل إلا الثلاث: تأديبه لفرسه، ومناضلته عن قوسه، وملاعبته مع أهله" وقال بعض الناس: يباح اللعب بالشطرنج لما فيه من تشحيذ الخواطر وتذكية الأفهام.

وفی الفقه الاسلامی وادلته (557/1) مط: رشیدیة.

ويجوز التحدث بالحديث المباح فی المسجد و بامور الدنيا وغيرها من المباحات وإن حصل فيه الضحک ونحوه مادام مباحا لحديث جابر بن سمرة رضی الله عنه قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذی صلی فيه حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قام وقال وكانوا يتحدثون فياخذون فی امر الجاهلية فيضحكون ويتبسم.

الجواب صحیح

بندہ محمد یونس لغاری عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۷/ محرم الحرام / ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبید اللہ عفی عنہ

۱۷/ محرم الحرام / ۱۴۴۴ھ

16/ اگست/ 2022ء

واللہ اعلم بالصواب

سہیل الرحمٰن بنوی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۷/ محرم الحرام / ۱۴۴۴ھ

16/ اگست/ 2022ء